REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ — فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۴۸/۱۳ — ۲۰ صلح ۱۳۳۸ ہش — ۲۰ جنوری ۱۹۵۹ء — نمبر ۱۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق دُعا کی تحریکات

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو باوجود علالت۔ کمزوریٔ طبع اور سردی کی شدت کے دینی امور میں از حد مصروف رہنا پڑتا ہے۔ احباب خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ مغربی افریقہ میں اشاعت اسلام کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لئے

شاندار خدمات سرانجام دے رہی ہے

مغربی افریقہ کے ممالک میں جماعت کی طرف سے متعدد دینی مدارس اور سکولوں کا قیام اور اس کے خوشکن اثرات

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طلباء سے احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے وائس پرنسپل مسعود احمد صاحب کا خطاب

ربوہ ۱۸ جنوری۔ آج صبح احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی (غانا مغربی افریقہ) کے وائس پرنسپل مکرم مسعود احمد صاحب بی۔اے (آنرز) بی۔ٹی نے مغربی افریقہ کے ممالک میں جماعت احمدیہ کے متعدد سکولوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ امر واضح کیا کہ جماعت احمدیہ سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کی زیر ہدایت نگرانی مغربی افریقہ میں اشاعت اسلام کے ساتھ ساتھ وہاں مسلمانوں کی تعلیمی ترقی اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے شاندار خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ آپ نے کہا مغربی افریقہ کے دور دراز علاقوں میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ وسیع پیمانے پر دینی مدارس اور دیگر تعلیمی اداروں کا قیام انہی بنیادی مدارس کے فیضان اور اس کے اجرا کا ایک زندہ ثبوت ہے کہ جنہیں تعلیم الاسلام سکول اور مدرسہ احمدیہ کے نام سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مرکز سلسلہ میں اپنے مقدس ہاتھوں سے قائم فرمایا تھا۔

آپ ایک خصوصی تقریب میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طلبہ اور ممبران سٹاف سے خطاب کر رہے تھے۔ دوران تقریر میں آپ نے احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی میں تعلیم کے نظام اور دیگر کوائف پر روشنی ڈالی

(باقی دیکھیں صہ ۸)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۹ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے:۔

"کل رات کو بے خوابی رہی۔ طبیعت میں بے چینی تھی نقرس بھی تھا۔ اس وقت افاقہ ہے۔"

احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مد ظلہ کو جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب خدام سے خطاب فرمائیں گے

خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۰/۱/۵۹ بروز منگل بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام خدام الاحمدیہ کا ایک اجلاس مسجد مبارک میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مکرم و محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نائب صدر عالمی عدالت خطاب فرمائیں گے۔ خدام زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر مستفید ہوں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق انگلستان جانے کے لئے ربوہ سے روانہ ہو گئے

اہل ربوہ نے اسٹیشن پر پہنچکر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کیساتھ رخصت کیا

ربوہ ۱۹ جنوری۔ مکرم جناب بشیر احمد خاں صاحب رفیق شاہد بی۔اے تبلیغ اسلام کی غرض سے انگلستان جانے کے لئے کل مورخہ ۱۸ جنوری بروز اتوار معہ اہل و عیال بذریعہ ٹرین کراچی روانہ ہو گئے۔ اہل ربوہ نے بہت بھاری تعداد میں اسٹیشن پر پہنچکر آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے اور دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے افراد و وکلاء صاحبان اور دیگر احباب کے علاوہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ممبران سٹاف اور طلباء بھی خاصی تعداد میں اسٹیشن پر آئے ہوئے تھے۔ مکرم بشیر احمد رفیق صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے پرانے طالب علم ہیں۔ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر نے ایک بجے دوپہر کے بعد سکول میں تعطیل کا اعلان کر دیا تھا۔ تاکہ طلباء اور ممبران سٹاف آپ کو الوداع کہنے کے لئے دو بجے بعد دوپہر اسٹیشن پر پہنچ سکیں۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم مرزا برکت علی صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بخیر و عافیت منزل مقصود تک پہونچائے اور سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہوتے ہوئے حصول مقاصد میں کامیاب کرے۔ آمین

ذمہ واری کا احساس

وقف جدید کے سال دوم کا اعلان ہوتے ہی مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے وعدوں میں سبقت ہوئی ہے۔ اور انہوں نے بذریعہ تار اپنے وعدے ارسال کئے ہیں۔

(۱) راولپنڈی (۲) کراچی (۳) ملتان چھاؤنی (۴) کیمل پور

اسی طرح بڑی جماعتوں میں سے جھنگ صدر۔ لائل پور۔ پشاور۔ گوجرانوالہ کی جماعتوں سے وعدہ جات کی فہرستیں بھی موصول ہو چکی ہیں۔

سب امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کا جنہوں نے وعدے بھجوائے ہیں شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانی کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ لاہور کی طرف سے پچھلے سال اب تک وعدے پہنچ چکے تھے۔ لیکن امسال ابھی تک نہیں پہونچے۔ اس لئے لاہور اور باقی جماعتوں سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدے جلد ارسال کریں۔ تا اگلے سال کا پروگرام بنایا جا سکے۔ نیز جماعتوں سے یہ امید ہے کہ وہ اپنے وعدے گزشتہ سال کی نسبت اضافے سے بھجوائیں گے۔ تا کام کو بڑھایا جا سکے۔ (انچارج دفتر وقف جدید)

درخواست دعا:۔ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ ... احباب جماعت خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۵۹ء

اسلامی اصول کی فلاسفی

اردو میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لیکچر شائع شدہ ہے اور جس کی اردو ہی میں بے شمار ایڈیشنیں شائع ہو چکی ہیں۔ دوسری زبانوں خاصکر انگریزی میں بھی کئی بار شائع ہو چکا ہے۔

یہ چھوٹی سی تصنیف اتنی مقبول عام ہے۔ کہ جس کسی نے بھی اس کا مطالعہ کیا ہے وہ حیرت زدہ رہ جاتا ہے۔ کہ کس طرح اسلامی تعلیمات کو قرآن کریم کے حوالوں سے اتنی سی جگہ میں بیان کر دیا گیا ہے۔ اردو میں یہ کتاب ذری کتابی پر صرف ۱۸۰ صفحات میں سما جاتی ہے۔ اگرچہ بہت سے لوگوں نے اس کی تعریف میں قصیدے لکھے ہیں۔ لیکن یہاں ہم صرف حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی گزشتہ جلسہ سالانہ والی تقریر ذکرِ حبیب سے جو الفضل میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ ایک حوالہ پھر نقل کر دیتے ہیں۔ تاکہ اس لیکچر کی اہمیت اور مقبولیت کا اندازہ کیا جا سکے:

جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ یہ ایک لیکچر ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا تھا اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے مذاہب کی کانفرنس میں جو لاہور میں منعقد ہوئی تھی پڑھا تھا۔ اس ضمن میں یہ امر بھی قابلِ غور ہے۔ کہ لیکچر پڑھے جانے سے پیشتر ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اشتہار بھی جاری فرما دیا تھا۔ جس میں بتایا گیا تھا کہ آپ کو الہاماً خبر دی گئی ہے۔ کہ یہ لیکچر سب سے بالا رہے گا۔ اب ہم ذیل میں وہ حوالہ درج کرتے ہیں جس کا ذکر ہم نے کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوگا۔ کہ حضور اقدس علیہ السلام کی یہ پیشگوئی کس شان سے پوری ہوئی فھو ھذا

"ان لیکچروں میں سب سے عمدہ لیکچر جو جلسہ کی روح رواں تھا مرزا غلام احمد قادیانی کا لیکچر تھا۔ جس کو مشہور فصیح البیان مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے پڑھا۔ یہ لیکچر دو دن میں تمام ہوا۔ ۲۷ دسمبر قریباً چار گھنٹے اور ۲۹ دسمبر کو دو گھنٹے تک ہوتا رہا۔ کل چھ گھنٹے میں یہ لیکچر تمام ہوا۔ جو حجم میں سو صفحے کلاں تک ہوگا۔ غرضیکہ مولوی عبدالکریم صاحب نے یہ لیکچر شروع کیا۔ اور کیا شروع کیا۔ کہ تمام سامعین لٹو ہو گئے۔ فقرہ فقرہ پر صدائے آفرین و تحسین بلند تھی۔ اور بسا اوقات ایک ایک فقرہ کو دوبارہ پڑھنے کے لئے حاضرین کی طرف سے فرمائش کی جاتی تھی۔ عمر بھر ہمارے کانوں نے ایسا خوش آیند لیکچر نہیں سنا۔ دیگر مذاہب میں سے جتنے لوگوں نے لیکچر دیئے۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ جلسہ کے مستفسرہ سوالوں کے جواب بھی نہیں تھے۔ عموماً سپیکر صرف چوتھے سوال پر ہی رہے۔ اور باقی سوالوں کو انہوں نے بہت ہی کم مس کیا۔ اور زیادہ تر اصحاب تو ایسے بھی تھے۔ جو بولتے تو بہت تھے۔ مگر اس میں جاندار بات کوئی نہیں تھی۔ بجز مرزا صاحب کے لیکچر کے جو ان سوالات کا علیحدہ علیحدہ اور مفصل و مکمل جواب تھا۔ اور جس کو حاضرین جلسہ نے نہایت ہی توجہ اور دلچسپی سے سنا اور بڑا بیش قیمت اور عالی قدر خیال کیا۔

ہم مرزا صاحب کے مرید نہیں ہیں اور نہ ان سے ہم کو کوئی تعلق ہے لیکن انصاف کا خون ہم کبھی نہیں کر سکتے۔ اور نہ کوئی سلیم الفطرت اور صحیح کانشنس اس کو روا رکھ سکتا ہے۔ مرزا صاحب نے کُل سوالوں کے جواب (جیسا کہ مناسب تھا) قرآن شریف سے دیئے۔ اور تمام بڑے بڑے اصول و فروعات اسلام کو دلائلِ عقلیہ سے اور براہین فلسفہ کے ساتھ مبرہن و مزین کیا۔ پہلے عقلی دلائل سے الٰہیات کے مسئلہ کو ثابت کرنا اور اس کے بعد کلام الٰہی کو بطور حوالہ پڑھنا ایک عجیب شان دکھاتا تھا۔

مرزا صاحب نے نہ صرف مسائل قرآن کی فلاسفی بیان کی۔ بلکہ الفاظِ قرآنی کی فلالوجی اور فلاسفی بھی ساتھ ساتھ بیان کر دی۔ غرضیکہ مرزا صاحب کا لیکچر بحیثیت مجموعی ایک مکمل اور حاوی لیکچر تھا جس میں بے شمار معارف و حقائق و حکم و اسرار کے موتی چمک رہے تھے۔ اور فلسفہ الٰہیہ کو ایسے ڈھنگ سے بیان کیا گیا تھا کہ تمام اہل مذاہب ششدر رہ گئے تھے کسی شخص کے لیکچر کے وقت اتنے آدمی جمع نہیں تھے۔ جتنے کہ مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت۔ تمام ہال اوپر نیچے سے بھر رہا تھا اور سامعین ہمہ تن گوش ہو رہے تھے۔

مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت اور دیگر سپیکروں کے لیکچروں کے امتیاز کے لئے اس قدر کہنا کافی ہے کہ مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت خلقت اس طرح آ آ کر گری جیسے شہد پر مکھیاں۔ مگر دوسرے لیکچروں کے وقت بوجہ بے لطفی بہت سے لوگ بیٹھے بیٹھے اُٹھ جاتے تھے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا لیکچر بالکل معمولی تھا۔ وہی مُلّائی خیالات تھے۔ جن کو ہم لوگ ہر روز سنتے ہیں۔ اس میں کوئی عجیب و غریب بات نہ تھی۔ اور مولوی صاحب موصوف کے دوسرے لیکچر کے وقت کئی شخص اٹھ کر چلے گئے تھے۔ مولوی صاحب ممدوح کو اپنا لیکچر پورا کرنے کے لئے چند منٹ زائد کی اجازت بھی نہیں دی گئی۔"

(اخبار چودھویں صدی راولپنڈی بابت یکم فروری ۱۸۹۰ء)

یہ تو اس لیکچر کی فوقیت اور اس کی مقبولیت کا براہ راست ثبوت ہے اب ہم ناظرین کو یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اس لیکچر کی شان کس طرح ایک اور طریقے سے بھی واضح ہوتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہماری نظر سے ایسی کتب اور تحریریں بھی گزری ہیں جو بظاہر دوسروں کی لکھی ہوئی ہیں۔ لیکن ان میں اسلامی اصول کی فلاسفی کا چربہ اتارا گیا ہے۔ ان میں سے ایک کتاب حال ہی میں ہمیں موصول ہوئی ہے جو انگریزی میں ہے۔ یہ کتابی تقطیع پر ۲۲۰ صفحہ کی کتاب ہے۔ اور جیسا کہ سرورق سے معلوم ہوتا ہے، پروفیسر فیروز الدین روحی کی تالیف ہے۔ جو ادارہ تبلیغ قرآن کراچی نے دس ہزار کی تعداد میں جمال آرٹ پریس کراچی میں طبع کرا کر شائع کی ہے۔ اس کا نام ہے "اسلامک فلاسفی" اس نام سے ہی اندازہ کر لیجئے کہ کتاب میں کس طرح "اسلامی اصول کی فلاسفی" کو اپنایا گیا ہے۔ کیونکہ ہماری طرف سے جو انگریزی ترجمہ شائع ہوتا ہے اس کا نام ہے "دی فلاسفی آف دی ٹیچنگ آف اسلام" سمجھ لیجئے کہ جس طرح مولف نے نام کا اختصار اپنے الفاظ میں کیا ہے۔ اسی طرح اس نے اپنی تصنیف میں شروع سے لے کر آخر تک "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا مطلب الفاظ کے ذرا سے تغیر کے ساتھ تمام کا تمام بیان کر دیا ہے۔

ہمیں اس جسارت پر دراصل کوئی اعتراض نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ مولف کو چاہیئے تھا۔ کہ اصل کتاب کا حوالہ بھی دے دیتا۔ جہاں سے اس نے پورے کا پورا مواد لیا ہے۔ خیر ہمیں اس کا بھی گلہ نہیں ہے۔ بلکہ ہم اس کو بطور ایک نمونہ کے پیش کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کہ ان کا لیکچر بالا رہا کس طرح نہایت آب و تاب کے ساتھ اس غیر متقد اور غیر معترف نقل کے طریق سے بھی پوری ہوتی ہے۔ ہم انشاء اللہ کسی آئندہ اشاعت میں حوالے دیکر اس امر پر روشنی ڈالیں گے۔

نبیوں کا سردار

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

(۶)

دسویں دلیل

بے نظیر عزم و استقلال اور کامل زہد اور توکل علی اللہ

ہر نبی کا اولین فرض خدا تعالےٰ کے پیغام کی تبلیغ ہوتا ہے۔ وہ دنیا سے بے رغبت اور خدا تعالےٰ سے کامل محبت کا مظاہرہ کرتا اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا نمونہ دکھاتا ہے۔ جب ہم اپنے سید و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرے نبیوں سے ان امور میں مقابلہ کرتے ہیں تو ہمیں ایک نبی بھی ایسا نظر نہیں آتا جس نے آپ کی طرح اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے قربانیاں کی ہوں اور آپ کی مانند عزم و استقلال اور دنیا سے حقیقی بے رغبتی کا مظاہرہ کیا ہو۔ کون نہیں جانتا کہ آپ پر اور آپ کے ساتھیوں پر دردناک مظالم کئے گئے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”نہایت بے رحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور بنی نوع انسان کے فخر ان شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے۔ اور یتیم بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے۔ ...... ان کے خونوں سے کوچے سرخ ہوگئے۔ پر انہوں نے دم نہ مارا وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے پر انہوں نے آہ نہ کی۔ خدا کے پاک اور مقدس رسولؐ کو جس پر زمین اور آسمان سے بے شمار سلام ہوتے ہیں۔ بارہا پتھر مار مار کر خون سے آلود کیا۔ مگر اس صدق اور استقامت کے پہاڑ نے ان تمام آزاروں کو دلی انشراح اور محبت سے برداشت کیا۔“

(رسالہ جہاد)

مگر ان کی ان تمام کارروائیوں سے آپ کے قدم میں ذرہ لغزش نہ آئی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے پیغام کی تبلیغ کرتے چلے گئے۔ تب آپ کے دشمنوں نے نہایت غور و فکر کے بعد ایک سکیم سوچی جو انسانی فطرت کا عمیق مطالعہ کرنے والے سوچ سکتے ہیں۔ انہوں نے بعد مشورہ یہ فیصلہ کیا۔ کہ اس تمام دعوت و تبلیغ کا مقصدِ وحید جس کی خاطر اتنی قربانیاں برداشت کی جا رہی ہیں۔ دنیا اور اس کی لذات ہی ہو سکتی ہیں۔ اس لئے اس خیال پر خوش ہو کر ایک لسان اور قادر الکلام شخص عتبہ بن ربیعہ کو سردارانِ قریش نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا جس نے نہایت نرمی سے آپ کے سامنے ان کی پیشکش رکھی۔ کہا

”اے فرزند برادر تم صاحب اوصاف جمیلہ اور عالی خاندان ہو۔ تم شریف ہو۔ تمہارا خاندان بھی شریف و معزز ہے۔ مگر تم نے قوم کے اندر فتنہ ڈال رکھا ہے۔ بتاؤ آخر تمہارا مقصد کیا ہے؟ اگر تم کو مال و دولت کی خواہش ہے تو ہم تمہارے واسطے اس قدر مال جمع کر دیتے ہیں کہ تم سب سے زیادہ مالدار ہو جاؤ گے۔ اگر تم کو حکومت اور سرداری کی خواہش ہے تو ہم سب تم کو اپنا سردار بنا لیتے ہیں اور تمہاری حکومت تسلیم کرنے کو تیار ہیں۔ اگر تم کو شادی کرنا منظور ہے تو ہم سب سے اعلیٰ گھرانے کی سب سے زیادہ حسین لڑکی سے تمہاری شادی کرائے دیتے ہیں۔ اور اگر ان سب چیزوں کی خواہش ہے تو یہ سب تمہارے لئے فراہم کئے دیتے ہیں۔ تم اپنا دلی منشاء صاف صاف بیان کر دو۔ ہم تمہاری خواہشات پوری کرنے کو تیار ہیں۔“

عتبہ کو اپنی کامیابی کا پورا یقین تھا لیکن جب وہ اپنی بات پوری کر چکا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً سورہ حٰم سجدہ کی آیات تلاوت فرمانی شروع کیں۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے۔ فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد و ثمود تو عتبہ کا رنگ فق ہوگیا۔ اور۔ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ اور کہا کہ ایسا نہ کہو۔

اس وقت جن تکالیف میں سے آپؐ اور آپؐ کے ساتھی گذر رہے تھے وہ انسان کو ذلیل سے ذلیل شرائط پر صلح کرنے پر مجبور کر سکتی ہیں۔ اور یہ ترغیب ایسی زوردار تھی جو بڑے سے بڑے آدمی کو بھی اس کے مقام سے ہٹا سکتی تھی۔ کیونکہ انسانی زندگی کی محبوب ترین چیزیں یہی ہیں۔ آرام و آسائش میسّر ہو۔ اور اس کا حصول مال و دولت پر موقوف ہے۔ پھر انسان بقائے نوع کی خواہش رکھتا ہے۔ جس کا ذریعہ شادی ہے۔ پھر وہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے ہم جنسوں میں ممتاز و مقتدر ہو۔ اور یہ مقصد حکومت اور سلطنت سے حاصل ہوتا ہے۔ انہیں باتوں کے مجموعے کا نام دنیا ہے۔

پس انسانی دماغ اس سے زیادہ کیا سوچ سکتا تھا۔ لیکن آپؐ نے جواباً جلالی شان میں انہیں خدا تعالےٰ کا کلام پڑھ کر سنایا۔ جس میں اپنے عظیم الشان مقصد کی کامیابی اور آپؐ کے دشمنوں کے خائب و خاسر رہنے کی پیشگوئی تھی۔

اس کے بعد جب ان کا وفد ابو طالب کے پاس آپؐ کی شکایت لیکر گیا۔ اور ابو طالب سے اپنی پیشکش کا قصہ بھی بیان کیا۔ پھر ان سے کہا کہ یا تو آپ اپنے بھتیجے کو ہمارے بتوں کو گالیاں دینے سے باز رکھیں یا آپ اس سے دستبرداری کا اعلان کر دیں ہم خود اس سے نپٹ لیں گے۔ اور جب ابو طالب نے آپؐ سے اس امر کا نہایت دردناک لہجہ میں ذکر کیا اور کہا کہ اے فرزند برادر اب میں ضعیف ہو گیا ہوں۔ مجھ پر اس قدر بوجھ نہ ڈالو جس کی میں برداشت کی طاقت نہیں رکھتا۔ تو آپؐ نے ظاہری لحاظ سے باوجود بے کس اور بے بس ہونے کے نہایت جلالی رنگ میں فرمایا۔

خدا کی قسم اگر وہ سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں رکھ کر بھی مجھے روکنا چاہیں تو پھر بھی میں اس پیغام کو جو خدا نے میرے ذمہ لگایا ہے پہنچانے سے باز نہیں آؤں گا۔

گویا آپؐ نے ان پر یہ واضح کیا کہ دنیا کی دولت و حکومت اور ظاہری زیب و زینت کے سامان تو کیا اگر وہ سورج اور چاند بھی جن کے وجود سے دنیا کی تمام آرائشیں اور زیبائشیں اور عیش و عشرت کے سامان وابستہ ہیں میرے پاس لا کر رکھ دیں تو میں ان کو بھی اپنے لئے اختیار نہیں کروں گا۔ بلکہ اپنے خدا کا پیغام پہنچاتا جاؤں گا۔

پس آپ نے تبلیغِ پیغام الٰہی میں کمال درجہ کا عزم اور استقلال اور صبر دکھایا اور دنیا سے کمال بے رغبتی کا اظہار فرمایا۔ جبکہ دنیا کی سب سے اعلیٰ مرغوب چیزوں کی پیشکش کو پائے استحقار سے ٹھکرا دیا۔ لیکن باوجود اس کے کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ چیزیں اس وقت ان کے دائرہ اقتدار میں نہ تھیں اسلئے ممکن ہے کہ اگر دنیا اپنی کمال خوبصورتی کے ساتھ آپؐ کو حاصل ہوتی تو آپؐ دنیوی عیش و عشرت اور اس کی دلفریبیوں پر مائل ہو کر خدائے قدوس کی بجائے اُسے اپنا محبوب و مطلوب بنا لیتے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے تیرہ سال کی مکی زندگی کی تکالیف و محن برداشت کرنے کے بعد آپؐ کو مدینہ منورہ میں بادشاہ بنا دیا۔ حکومت آپؐ کے قدموں پر نثار ہوئی۔ دنیا کے زر و مال ڈھیروں ڈھیر آپ کے سامنے لائے گئے۔ مگر یہ خدا کا محب اور خدا ہی کو اپنا محبوب و مطلوب اور معبود یقین کرنے والا ہر دفعہ مال و متاع اور زر و جواہر کے ڈھیر پر نظر ڈالتا اور غرباء اور مساکین مہاجرین و انصار میں تقسیم کر دیتا۔ اور آپ خالی ہاتھ گھر چلا جاتا۔

ایک دفعہ آپؐ کے گھر میں ایک دینار تقسیم کرنے سے رہ گیا اور نماز پڑھتے وقت اس کی یاد آئی تو آپؐ نماز ختم کرتے ہی جلدی سے گھر میں داخل ہوئے اور اُسے باہر لا کر تقسیم کر دیا۔ پھر اقرباء نوازی نہیں کرتے تھے۔ بلکہ جب دوسروں کو غلام اور لونڈیاں بانٹی جا رہی تھیں تو آپؐ اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہؓ کے ایک لونڈی مانگنے کا علم ہونے پر اُن کے گھر جاتے ہیں اور تحمید و تسبیح اور تکبیر کی نصیحت کرکے انہیں تقرب الی اللہ کی راہ بتاتے ہیں۔ پھر انسان داد و دہش کے معاملہ میں اپنی بیویوں کو سب سے مقدم کرتا ہے اور اُن کی زیب و زینت کے سامانوں اور ان کی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے کیا کچھ نہیں کرتا۔ لیکن یہ خدا کا عاشق صادق جب دوسروں میں خیبر کی غنیمت کے اموال تقسیم کرتا ہے تو آپؐ کی بیویاں بھی اس خواہش کا اظہار کرتی ہیں کہ انہیں بھی ان میں سے کوئی حصہ دیا جائے تو آپ جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے اپنی بیویوں سے یوں خطاب فرماتے ہیں:۔

اِن کنتن تردن الحیٰوۃ الدنیا وزینتھا......

الآیۃ کہ اگر تم کو دنیا کی لذتیں اور زینت درکار ہے تو آؤ تم کو مال دیکر رخصت کر دوں لیکن اگر تمہیں خدا کی ذات اور اس کا رسول اور آخرت کا گھر درکار ہے تو پھر تمہیں بھی میری جیسی حالت میں رہنا پڑے گا۔ اور اس حال میں اگر تم نیکی کرو گی تو تمہیں دُگنا اجر ملیگا اور اگر کوئی بے حیائی کا کام کرو گی تو تمہیں دگنی سزا دی جائے گی"۔ اور فرمایا۔ "بناؤ سنگار جاہلیت کے زمانہ کی تمہارے لئے منع ہے تم نمازیں پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو۔ اور قرآن پڑھتی رہا کرو۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہاری ساری کمزوریاں اور برائیاں دور کر کے تمہارے دلوں کو ہر طرح پاکیزہ اور مطہر کر دے۔

زمانہ گزر گیا۔ حضرت ام المومنین رضؓ عائشہ کے سامنے ایک دفعہ گرم گرم نرم نرم پھلکے رکھے گئے۔ آپ نے ایک لقمہ منہ میں ڈالا۔ اور آپ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنا شروع ہوئے۔ رونے کا سبب دریافت کرنے پر آپ نے جواب دیا کہ ایک دن تھا۔ جب میرا سرتاج ہمارا آقا خدا کا رسول ہم میں موجود تھا۔ جس کی برکت سے ہمیں کامیابی نصیب ہوئی لیکن اس کا اپنا یہ حال تھا کہ مدتوں گھر میں آگ نہیں جلتی تھی اور کھجور اور پانی پر گذارہ ہوتا تھا۔ اور اگر روٹی پکتی بھی تو اس طرح کہ ہم غلہ سل بٹہ پر پس لیا کرتے اور پھونکوں سے اس کے چھلکے اڑا کر اس کی روٹی پکا لیا کرتے۔

ایک دفعہ آپ نے چند اشخاص کے مطالبہ پر ایک موٹا سا تہ بند اور ایک چادر جو بوریے کے مانند تھی نکالے اور فرمایا:۔

قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھٰذین

کہ خدا کے رسول نے ان دو کپڑوں میں وفات پائی تھی۔ لیکن آپ کی یہ تنگدستی کی حالت اس وجہ سے نہ تھی کہ آپ اپنے لئے راحت و آسائش اور عیش و عشرت کے سامان مہیا نہ کر سکتے تھے۔ نہیں آپ سونے اور چاندی اور دنیوی متاع کے ڈھیر جن لوگوں میں تقسیم کرتے تھے وہ وہ لوگ تھے۔ جو آپ کے لئے ہر قسم کی قربانی میں سابقت کرنا اپنے لئے فخر سمجھتے تھے۔ اگر آپ سارے کا سارا مال بھی اپنے گھر اٹھا کر لے جاتے اور اپنے عزیزوں میں تقسیم کر دیتے۔ تو کوئی بھی ان میں سے بُرا نہ مانتا۔ بلکہ انہیں خوشی ہوتی۔ مگر خدا تعالیٰ کے اس کامل رسول نے اور خیر البشر نے باوجود بادشاہ ہونے اور آپؐ کے ایک اشارہ پر ہر قسم کے اسباب زیب و آسائش مہیا ہو جانے کے آپؐ نے دنیا سے بے رغبتی برتی اور اپنے تنگدست روحانی بیٹیوں اور غریب

ماتحتوں اور بیواؤں اور یتامیٰ کی اولاد کو اپنے نفس کے آرام پر مقدم کیا اور اپنی اس حالت کو الفقر فخری کہکر اپنے لئے باعث فخر قرار دیا۔ سچ ہے

خواجہ دو عاجزاں را بندۂ
بادشاہ و بیکساں را چاکرے

یعنی آپ نے سردار اور آقا ہونے کے باوجود عاجز اور درماندہ لوگوں کی خدمت کی اور بادشاہ ہو کر بیکسوں کے خادم بنے۔ اور اپنے عملی نمونہ سے ثابت کر دیا کہ آپ سب سے کامل زاہد اور متوکل علی اللہ تھے اور آپ کا نصب العین صرف ایک تھا اور وہ یہ کہ

خدائے قدوس کا نام ابد تک مبارک ہو اور ساری زمین پر اسی کی پرستش ہو اور وہ اس کی توحید سے ایسی بھر جائے جیسے سمندر پانی سے بھرا ہوا ہو۔ اور تمام طاغوتی طاقتیں نابود ہو جائیں۔ پس جب ہم پیغام الٰہی کی تبلیغ کے لئے آپ کا غیر متزلزل عزم اور بے مثال قربانیاں اور باوجود مقدرت کے دنیا سے بے رغبتی اور خدا تعالیٰ سے محکم تعلق اور بے مثال محبت دیکھتے ہیں۔ تو ہمارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا کہ آپ کو نبیوں کے سردار کے لقب سے یاد کریں۔ (باقی)

خاصِ تعمیرِ خدا دل کا عبادت خانہ

کیا بلائے انہیں گھر اپنے کوئی دیوانہ
جس کا صحرا کے بگولوں میں ہے عشرت خانہ
دیکھئے کیا ہو عمل نامہ اُدھر بھی دیکھو
ثبت ہے لوحِ مقدّر پہ یہی افسانہ
مسجد و دیر کے ہیں شیخ و برہمن معمار
خاصِ تعمیرِ خدا دل کا عبادت خانہ
میرے لب پر بھی ٹپک جاتا ہے قطرہ قطرہ
گر انہیں ملتی ہے بے حدّ و بلا پیمانہ
فرصتِ نغمہ کہاں اُن کو چمن میں تنویرؔ
ڈھونڈتی پھرتی ہیں جو بلبلیں آب و دانہ

چندہ جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس سال بھی جلسہ سالانہ بخیر و خوبی انجام ہوا۔ اور ہزاروں ہزار بندگان خدا کو اپنے پیارے دین اسلام کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرنے اور اپنے محبوب امام کے پاکیزہ کلمات سننے کا موقعہ نصیب ہوا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

اب جلسہ سالانہ کے اخراجات کے بل ادا ہو رہے ہیں۔ ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی صرف دو تہائی کے قریب ہے۔ لہذا تمام مقامی جماعتوں سے التماس ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کے بقایاجات وصول کر کے جلد بھجوا دیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کے بل ادا ہو سکیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

صدران جماعت و سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش

ایسے احباب جن کی وصیت بوجہ بقایا وغیرہ منسوخ ہو گئی ہو ان کے متعلق مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء میں فیصلہ ہوا تھا کہ اگر کوئی شخص وصیت منسوخ ہونے کے بعد چھ ماہ کے اندر اپنی وصیت بحال نہ کرائے یا ندامت کا اظہار کر کے چندہ عام ادا کرنے کی اجازت نہ لے تو اس سے نادہندوں جیسا سلوک کیا جائے۔ کیونکہ وصیت منسوخ ہونے کے بعد چندہ قبول نہ کرنے کی غرض تو یہ تھی کہ انہیں اپنی کوتاہی کا احساس پیدا ہو۔ نہ یہ کہ وصیت منسوخ ہونے کی بناء پر آئندہ ہمیشہ کے لئے انہیں چندہ ادا کرنے سے فراغت مل جائے۔ اور وہ احمدی بھی کہلاتے رہیں اور نظام سلسلہ میں خرابی پیدا کرنے کا موجب بھی بنتے رہیں۔ لہذا تمام مقامی جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ ایسے افراد کو توجہ دلائیں کہ یا تو وہ اپنی وصیت بحال کرائیں یا چندہ عام ادا کرنے کی اجازت حاصل کریں۔ اگر کوئی شخص مقامی عہدہ داران کی مخلصانہ کوششوں کے باوجود بھی مائل بہ اصلاح نہیں ہوتا تو اس کا معاملہ مقامی مجلس عاملہ میں پیش کر کے اس کے متعلق مناسب کارروائی کے لئے نظارت امور عامہ میں مفصل رپورٹ بھجوائی جائے کہ وہ شخص نظام سلسلہ کی پابندی کرنے پر آمادہ نہیں کیا جا سکا۔

اس سے پہلے بھی اخبار الفضل مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۵۷ء کے ذریعہ عہدہ داروں کو اس اہم معاملہ کی طرف توجہ دلائی گئی تھی لیکن اب تک مختلف جماعتوں میں کئی ایسے افراد موجود ہیں جن کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ پس میں تمام صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال سے التماس کرتا ہوں کہ اس بار اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دُعا

مکرم احمد دین صاحب لاہور چھاؤنی کافی دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں آسمانی نشانات

(از مکرم ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق کے لئے ایک زبردست آسمانی نشان جس کے اظہار میں کسی انسانی ہاتھ یا اس کی کسی تدبیر اور کسی قسم کے منصوبہ کا کوئی دخل نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنی معینہ شرائط کے ساتھ کسوف وخسوف کا نشان ہے۔

یہ نشان بھی ایک ایسا اہم اور فیصلہ کن آسمانی نشان ہے کہ اس کے ظہور کے بعد بجز حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور کوئی شخص اس زمانہ کا ماموریت کہلانے کا مصداق نہیں ہو سکتا۔

دراصل یہ تمام نشانات ایک دوسرے کے ساتھ ایسا گہرا تعلق اور جوڑ رکھتے ہیں جیسے ایک زنجیر کی کڑیاں ایک دوسری سے اس طرح وابستگی اور جوڑ رکھتی ہیں۔ کہ اگر کوئی ایک کڑی توڑ دی جاوے تو زنجیر اپنی اصلی حالت میں نہ رہ سکے۔ اور اگر اس کی معینہ کڑیوں میں کسی اور کا اضافہ کرنا چاہیں تو وہ زنجیر کی جزو نہ بن سکے۔

الفضل کے جلسہ سالانہ نمبر میں نشان اوّل کے ذکر میں بتایا جا چکا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عالم الغیب قادر خدا سے خبر پاکر یہ فرما دیا تھا کہ آئندہ قیامت تک اُمّتِ محمدیہ کی اصلاح کے لئے جو بھی مامور و مرسل مبعوث کیا جائے گا۔ اسے صدی کے سر پر ہی مبعوث کیا جائے گا۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ کے حبیب پاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے علیم و خبیر خدا سے خبر پاکر آئندہ صدی کے سر پر آنے والے بزرگان میں سے ایک مامور کو امام مہدی کے لقب سے سرفراز فرمایا۔ اور ساتھ ہی اس امام پاک کے دعوے کی تصدیق کے لئے اس کی بعثت کو چودھویں صدی کے ساتھ وابستہ کرکے دو ایسے عظیم الشان، اچھوتے اور بے مثال آسمانی نشانوں کا ذکر فرمایا کہ جن کی نظیر زمین و آسمان کی پیدائش سے نہ کبھی پائی گئی اور نہ قیامت تک مل سکے گی۔ حدیث کی کتاب دارقطنی میں لکھا ہے:-

اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ
لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ یَنْخَسِفُ الْقَمَرُ
لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ
وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی
النِّصْفِ مِنْہُ۔

یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں۔ اور یہ دو نو نشان جب سے زمین و آسمان پیدا کیا گیا کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔ یعنی رمضان کے مہینہ میں چاند اور سورج دونو کو گرہن لگ جائے گا۔ چاند کو تو اس کے گرہن کی مقررہ تاریخوں میں سے پہلی رات یعنی ۱۳ تاریخ کو گرہن ہوگا (کیونکہ چاند کے لئے ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخیں ہی گرہن کے لئے ازل سے مقدر و مقرر ہیں) اور سورج کو اس کی مقررہ تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ یعنی ۲۸ تاریخ کو گرہن لگیگا (کیونکہ سورج کے لئے ۲۷-۲۸-۲۹ تاریخیں گرہن لگنے کے لئے ہمیشہ سے مقدر و مقرر ہیں)

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ اس بزرگ نشان میں ایک ادنیٰ بصیرت رکھنے والے انسان کے لئے مندرجہ ذیل امور اس نشان کی اہمیت کو واضح کرنے والے نظر آئیں گے۔ (۱) ایک مدعیٔ مہدویت کا دعویٰ۔ (۲) موعود امام مہدی کا اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا۔ (۳) امام وقت کے دعویٰ کے بعد رمضان المبارک کے مہینہ میں گرہن کا وقوع پذیر ہونا (۴) گرہن دونو نیرین یعنی سورج اور چاند کو لگنا۔ (۵) چاند کا گرہن ۱۳ تاریخ کو اور سورج کا گرہن ۲۸ تاریخ کو وقوع پذیر ہونا۔

اس آسمانی نشان کی عزت و عظمت بڑھانے والی مذکورہ بالا شرائط آپس میں ایسا ربط رکھتی ہیں کہ آئندہ کسی شخص کو جھوٹے طور پر ان کی موجودگی میں دعویٰ کرنے کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ اگر کوئی انسان اپنی شوخی سے دعویٰ کر بھی دے تو اس کے اختیار میں ہرگز یہ امر نہیں کہ وہ خدا تعالےٰ کو دھوکہ دیکر سورج اور چاند کا گرہن بھی اپنی تصدیق کیلئے کروا لے۔ بلکہ یہ اچھوتا اور یکتا اور بے نظیر آسمانی نشان صرف اسی کے لئے ظاہر کیا جا سکتا ہے جو سچ مچ علیم و خبیر خدا کے نزدیک اپنے زمانہ کا امام اور فی الحقیقت حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا خادم اور آپ کے لائے ہوئے دین کی خدمت کرنیوالا امام وقت ہو۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:-

"کیا آپ لوگوں کے نزدیک
اس اعلیٰ درجہ کی پیشگوئی پر
بجز خدا کے رسولوں کے کوئی
اور بھی قادر ہو سکتا ہے اور
اگر نہیں ہو سکتا تو کیوں اس
بات کا اقرار نہیں کرتے کہ قرآنی
شہادت کے رُو سے یہ حدیث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
حدیث ہے۔ اور اگر آپ لوگوں
کے نزدیک ایسی پیشگوئی پر
کوئی دوسرا بھی قادر ہو سکتا ہو
تو پھر آپ اس کی نظیر پیش
کریں جس سے ثابت ہو۔ کہ
رسول کے سوا کسی اور نے کبھی
یہ پیشگوئی کی ہو۔ کہ ایک زمانہ
آتا ہے جس میں فلاں مہینے میں
چاند اور سورج کا خسوف کسوف
ہوگا اور فلاں فلاں تاریخوں میں
ہوگا .... اور
اس صورت کا نشان اوّل سے آخر
تک کبھی دنیا میں ظاہر نہیں ہوا
ہوگا۔ اور میں دعوے سے کہتا
ہوں کہ آپ ہرگز اس کی نظیر پیش
نہیں کر سکیں گے۔"

درحقیقت آدمؑ سے لیکر اس وقت تک کسی نے اس قسم کی پیشگوئی نہیں کی۔ یہ پیشگوئی چار پہلو رکھتی ہے۔ یعنی

(۱) چاند کا گرہن اس کی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات کو ہونا۔

(۲) سورج کا گرہن اس کے مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دن میں ہونا۔

(۳) تیسرے یہ کہ رمضان کا مہینہ ہونا۔

(۴) مدعی کا موجود ہونا۔

معزز ناظرین! اس بزرگ نشان کو جلسہ سالانہ نمبر میں بیان کردہ نشان کے ساتھ ملائیں تو اس کی ارفع ترتیب و تنظیم ایسے رنگ میں ظاہر و باہر ہو جاتی ہے کہ ان کا دائرہ کسی مفتری اور غیر مستحق کو اپنے دائرہ کے اندر داخل ہونے ہی نہیں دیتا۔ کیونکہ ان کا تسلسلی تعلق اس طرح ہو جائے گا:-

(۱) صدی کا سر ہو (۲) اسوقت مامور کی عمر چالیس سال ہو (۳) وہ امام مہدی ہونے کا مدعی ہو۔ (۴) اور اپنے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرکے آپ کے دین کی خدمت کا مدعی ہو۔ (۵) چودھویں صدی کے سر پر آئے (۶) اس امام کے دعویٰ کے بعد رمضان المبارک کے مہینہ میں سورج اور چاند کو گرہن ہو۔ (۷) چاند کا گرہن ۱۳ تاریخ کو اور سورج کا گرہن ۲۸ تاریخ کو ہو۔

نشانات آسمانی کا یہ تسلسل صاف طور پر ثابت کرتا ہے کہ اس صدی کے مامور و مرسل صرف اور صرف حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ اور کوئی ہو سکتا ہی نہیں۔ کیونکہ اب کوئی دعویٰ کرنے والا صدی کا سر کہاں سے لائے گا کیونکہ یہ صدی تو اپنے آخری دور یعنی قریباً ۸۰ سال کی عمر کو پہنچ چکی۔ اور جبکہ مہدی کے ظہور کے لئے صدی کے سر کی شرط ہے۔ تو اس صدی میں تو مہدی کے پیدا ہونے سے ہاتھ دھو رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ صدی کا سر گزر گیا اور اب بات دوسری صدی پر جا پڑی۔ اور اس کی نسبت بھی کوئی قطعی فیصلہ نہیں۔ کیونکہ جبکہ چودھویں صدی حدیث نبوی کا مصداق تھی اور نیز اہل کشف کے کشفوں سے لدی ہوئی تھی خالی گزر گئی تو پندرھویں صدی پر کیا اعتبار رہا۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۵۲)

پھر ایسا شخص اپنے دعوے کی تائید میں سورج چاند کا مقررہ گرہن کہاں سے لائے گا۔ کیونکہ وہ تو ایک ہی دفعہ ہونے والا تھا جو ۱۳۱۱ھ میں وقوع پذیر ہو کر حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کی تصدیق کر چکا۔ چنانچہ اس بزرگ ترین نشان کے وارث حضرت امام زمان مہدی دوران اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ صفحہ ۵۲ میں اس نشان کا اپنی تائید میں ظاہر ہونا عجیب رنگ میں بیان فرماتے ہیں۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:-

"مجھے ایسا نشان دیا گیا ہے
جو آدم سے لے کر اس وقت
تک کسی کو نہیں دیا گیا۔"
"مَیں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر
حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ یہ نشان
میری تصدیق کے لئے ہے۔"
"تیرہ سو برس میں بہتیرے لوگوں
نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ مگر
کسی کے لئے یہ آسمانی نشان
ظاہر نہ ہوا۔ بادشاہوں کو بھی
جن کو مہدی بننے کا شوق تھا یہ
طاقت نہ ہوئی کہ کسی حیلہ سے
اپنے لئے رمضان کے مہینہ میں
کسوف خسوف کرا لیتے۔ بیشک
وہ لوگ کروڑہا روپیہ دینے کو
تیار تھے۔ اگر کسی کی طاقت میں
بجز خدا تعالےٰ کے ہوتا کہ ان
کے دعویٰ کے ایام میں رمضان
میں خسوف کسوف کر دیتا۔ مجھے
اس خدا کی قسم ہے۔ جس
کے ہاتھ میں میری جان ہے
کہ اس نے میری تصدیق
کے لئے آسمان پر یہ نشان
ظاہر کیا۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۵۳)

مقامی عہدہ داران کی توجہ کیلئے

صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال کا نواں مہینہ شروع ہے۔ پس اب وقت آگیا ہے کہ تمام جماعتیں اپنے اپنے بجٹ پورے کرنے کے لئے پوری سنجیدگی کے ساتھ جدوجہد شروع کر دیں مجھے بخیثیت امید ہے کہ سال کے آخر تک تمام جماعتیں اپنے بجٹ پورے کر لیں گی۔ لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ اسی وقت سے مؤثر اور متواتر جدوجہد شروع کر دی جائے۔ کیونکہ اس وقت تک چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی میں تدریجی بجٹ کے مقابلہ میں مبلغ ڈیڑھ لاکھ روپیہ سے زیادہ کی کمی ہے۔ پس آئندہ تین مہینوں میں ان مہینوں کا پورا بجٹ بھی وصول کرنا ہے اور اس کمی کو بھی پورا کرنا ہے۔ اس سے احباب خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کس قدر محنت اور توجہ کی ضرورت ہے۔

اس سال بعض مخصوص حالات کی وجہ سے کئی زمیندارہ جماعتوں کا فصل ربیع کا پورا چندہ وصول نہ ہو سکا۔ اس لئے ضروری ہے کہ یہ جماعتیں فصل خریف کی آمد سے پہلی کمی پوری کر دیں۔ اس سال شہری جماعتوں کو بھی سابقہ بقایاجات کی وصولی پر بہت زور دینا چاہیئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے اور جو ذمہ داریاں ہم نے قبول کر رکھی ہیں ان کے ادا کرنے کی توفیق بھی عطا فرماوے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

اسلام کا ایک اہم رُکن — زکوٰۃ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایک خاصی تعداد ایسے افراد کی ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے دینی اموال کے ساتھ دنیوی اموال سے بھی نواز ہوا ہے۔ اور ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ہے کہ ان میں سے ایک بڑی اکثریت کو زکوٰۃ کی ادائیگی کی بھی توفیق ملتی ہے۔ لیکن چند احباب ایسے بھی ہیں جو یا تو مسئلہ سے ناواقفیت کی وجہ سے اور یا عدم توجہ کی وجہ سے زکوٰۃ ادا کرنے میں غفلت کر جاتے ہیں۔

ادائیگی زکوٰۃ کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ قرآن پاک میں جہاں بھی نماز کا حکم آیا ہے اس کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کی بھی تاکید فرمائی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کچھ لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا تو خلیفۃ المسلمین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف تلوار اٹھائی۔ تاریخ اسلام میں صرف یہی ایک واقعہ ہے جبکہ اسلام کے کسی فریضہ کے ادا کرنے سے انکار پر تلوار اٹھائی گئی ہو۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلام میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو کس قدر اہمیت دی گئی ہے۔

پس احباب جماعت (جن پر زکوٰۃ واجب ہے) اسلام کے اس اہم رکن کی ادائیگی کی طرف توجہ فرماویں۔ صدران جماعت و سیکرٹریان مال مہربانی کر کے افراد جماعت کو مسئلہ زکوٰۃ سے باخبر کریں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس سال بھی جلسہ سالانہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ اور ہزاروں ہزار بندگان خدا کو اپنے پیارے دین اسلام کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرنے اور اپنے محبوب امام کے پاکیزہ کلمات سننے کا موقع نصیب ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اب جلسہ سالانہ کے اخراجات کے بل ادا ہو رہے ہیں۔ ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی صرف دو تہائی کے قریب ہے۔ لہٰذا تمام مقامی جماعتوں سے التماس ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کے بقایاجات وصول کر کے جلد بھجوا دیں۔ تا جلسہ سالانہ کے اخراجات کے بل ادا ہو سکیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

نیک ماںؐ باپ کی تڑپ

ہر دردمند اور سمجھدار ماں باپ اس بات کے لئے تڑپ رہا ہے کہ اپنی آنکھوں سے اپنے بچوں میں دین کی محبت کا جذبہ نمایاں طور پر دیکھ لے۔ اس مقصد کے لئے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق بہت کچھ خرچ کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو بارآور کرے اور ان کی اولادیں ان کے لئے اور احمدیت و اسلام کے لئے ٹھنڈک و راحت کا باعث ہوں۔ آمین۔ لیکن ایک کارگر ذریعہ ہمارے مقدس امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے بھی بتایا ہے۔ اس ذریعہ کو بھی استعمال کر دیکھیں۔ نیک نیتی اور پُرخلوص اطاعت و جذبہ سے اگر اس طریق کو اختیار کیا گیا۔ تو یقیناً نتائج کے لحاظ سے بہت بابرکت ہو گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ حضور فرماتے ہیں:۔

”ہر احمدی مرد اور ہر احمدی بالغ عورت کا فرض ہے کہ اس تحریک میں شامل ہو بلکہ بچوں میں بھی تحریک کی جائے اور رسمی طور پر انہیں اپنے ساتھ شامل کیا جائے۔ مثلاً اپنے وعدہ کے ساتھ ان کی طرف سے بھی کچھ ڈال دیں۔ چاہے ایک روپیہ ہو یا ایک آنہ ہو۔ اس سے ان کے دلوں میں تحریک ہو گی بلکہ بچہ کی طرف سے خود وعدہ لکھوانے کے لئے اسے کہو کہ وہ خود وعدہ لکھوائے اس سے اس کے اندر یہ احساس پیدا ہو گا۔ کہ میں چندہ دے رہا ہوں۔ بعض لوگ بچوں کی طرف سے چندہ لکھوا دیتے ہیں۔ لیکن انہیں بتاتے نہیں اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا بچے کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ سوال کرتا ہے جب تم اس سے کہو گے کہ جاؤ تم اپنی طرف سے چندہ لکھواؤ تو وہ پوچھے گا۔ چندہ کیا ہوتا ہے۔ اور جب تم چندہ کی تشریح کرو گے تو وہ پوچھے گا۔ یہ چندہ کیوں ہے۔ پھر تم اس کے سامنے اسلام کی مشکلات اور اس کی خوبیاں بیان کرو گے۔ پس بچہ کے اندر اللہ تعالیٰ نے یہ مادہ رکھا ہے کہ وہ زبان سے زیادہ سوال کرتا ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو ان کے اندر نئی روح پیدا ہو گی۔ اور بچپن ہی سے ان کے اندر اسلام کی رغبت پیدا ہو گی۔“

(خطبہ جمعہ ۱۸ دسمبر ۱۹۵۳ء)

احباب اور جماعتیں تحریک جدید کے سال $\frac{25}{15}$ کے وعدوں کی فہرستیں بھجوانتے ہوئے حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے خاص طور پر جہاں یہ مدنظر رکھیں کہ جماعت کا کوئی فرد باقی نہ رہے۔ جسے تحریک جدید کے چندہ میں شامل نہ کر لیا جائے۔ وہاں یہ بھی کوشش ہونی چاہیئے کہ بچوں کی تربیت کے پیش نظر بچوں سے بھی وعدے لئے جاویں۔ اور انہیں اس کی حقیقت سے آگاہ کیا جائے تا ہمارے بچے اور جوان خدمت اسلام کے جذبہ سے اپنے آپ کو معمور کر کے والدین کے لئے ٹھنڈک کا باعث بن سکیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

دعائے مغفرت

رحمت بی بی صاحبہ سکنہ پھگلانہ ضلع ہوشیارپور۔ زوجہ چوہدری اکبر علی صاحب مرحوم حال سکنہ چک $\frac{88}{ج ب}$ ضلع لائلپور مورخہ ۹ جنوری ۱۹۵۹ء بروز جمعہ بعمر ستر سال وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ تہجد گزار۔ موصیہ اور سلسلہ کے ساتھ گہری محبت اور انس رکھنے والی اور چندوں میں خوب حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔

مرحومہ کو امانتاً دفن کیا گیا ہے احباب مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرماویں۔

حافظ بشیر احمد ہوشیارپوری
از چک $\frac{88}{ج ب}$ ڈاکخانہ خاص
ضلع لائلپور

۱۹۵۸ء میں سائنسی ترقیاں

۱۹۵۸ء اس لحاظ سے بہت اہم اور یادگار ہے کہ اس سال سائنس کے میدان میں بڑی اہم اور دور رس ترقیاں ہوئیں۔ انسان نے فضائے بسیط میں مصنوعی چاند، سیارے اور خلاء کے پیچیدہ اسرار حل کرنے والے راکٹ پھینک کر دور آفریں واقعات کا آغاز کیا۔ راکٹ اور مصنوعی چاندوں کی اڑان بین الاقوامی جغرافیائی سال کے پروگرام کا ایک حصہ تھی۔ جس میں چھیاسٹھ ممالک کے دس ہزار سائنس دانوں نے حصہ لیا۔ پاکستان بھی ان چھیاسٹھ ممالک میں شریک تھا۔

مصنوعی سیاروں کا سب سے اہم کارنامہ یہ ہے کہ امریکی مہم جو سیاروں EXPLORER SATELLITES نے یہ انکشاف کیا ہے کہ زمین سے کوئی ڈھائی سو میل کی بلندی پر کاسمک (کائناتی) شعاعوں کی شدید صنوبری RADIATION کا منطقہ موجود ہے۔ چنانچہ اب مستقبل کے خلائی سفر کے بارے میں جو جہاز تیار کئے جا رہے ہیں۔ ان کی منصوبہ بندی میں اس منطقہ کا خیال رکھا جا رہا ہے۔

ان مصنوعی سیاروں سے اس کا ثبوت بھی مل گیا ہے کہ مستقبل کے خلائی جہاز چھوٹے چھوٹے شہاب ثاقب کی بارش سے متاثر نہیں ہوں گے۔ اس سے قبل یہ تصور کیا جاتا تھا کہ اس سفر کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ یہی ٹوٹتے ہوئے سیارے ہوں گے۔ ان کے علاوہ ان مصنوعی سیاروں نے ہوا کی کثافت اور بالائی علاقوں میں درجہ حرارت کے بارے میں بھی معلومات فراہم کی ہیں۔ چاند کی طرف راکٹ بھیجنے کی پہلی کوشش میں امریکی پائینیر راکٹ نے چھ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے اسی ہزار میل بلندی تک سفر کیا۔ دوسری کوشش میں چھیاسٹھ ہزار میل کی بلندی تک اڑان کی گئی۔ ان سائنسدانوں نے جنہیں راہ کی رکاوٹوں کے پیش نظر ان کامیابیوں کی کوئی توقع نہ تھی۔ خلاء میں ان اڑانوں میں گہرے اطمینان کا اظہار کیا۔ اس کے علاوہ مصنوعی سیاروں اور خلاء کے ریسرچ میں حسب ذیل معلومات بھی شامل ہیں۔

(۱) مصنوعی سیاروں اور خلائی جہازوں میں توانائی کے وسیلہ کے طور پر برقی اور برقی ذرات کے نظام کے لئے جوہری بیٹریوں کے ذریعہ خلائی جہاز فضا میں آسانی سے اڑائے جا سکیں گے

۲۔ برقی چارج والے مادے (IONS) کے ذریعہ چلنے والے فضائی راکٹ جہازوں کی ترقی کے بارے میں ریسرچ۔ اس میدان میں تحقیقی کام سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ ایسے راکٹ یا جہاز جنہیں مہیب رفتار سے اڑانا مقصود ہو وہ برقی چارج والے مادے کے دھکے THRUST سے چلائے جا سکیں گے۔

اس سلسلہ میں یہ معلومات بھی حاصل کی جا چکی ہیں کہ زمین کی اونچی فضا میں جو کیمیائی توانائی موجود ہے اس کے ذریعے ساٹھ میل کی بلندی پر "بغیر ایندھن والے" سیارے اڑائے جا سکیں گے۔

مصنوعی سیاروں کے اندر حساس اور نازک الات کا ٹمپریچر کنٹرول کرنے کے بارے میں کامیابی حاصل کی جا چکی ہے اور وہ اس طرح کہ کم عمر بنگی سیارے پر حرارت کی ضوریزی والے کیمیکل کی پٹیاں لگائی جائیں گی

ایرو ناٹکس

اس میں شک نہیں کہ سائنس دانوں کی زیادہ تر توجہ فضا کو کھنگالنے والے پراجکٹس پر مرکوز رہی تاہم طیاروں، ہوائی جہازوں کے آلات اور پرواز پر کنٹرول کے طریقوں کے سلسلہ میں بھی بعض اہم ترقیات ہوئیں۔ امریکہ و برطانیہ میں جیٹ طیارے مسافروں اور سامان کو لانے لے جانے کے لئے استعمال کئے جانے لگے۔ جس سے امریکہ اور یورپ میں پرواز کا وقت نصف کی حد تک گھٹ گیا۔

امریکہ میں ایک تجرباتی راکٹ ایکس ۵ اکی نمائش کی گئی۔ اس راکٹ میں انسان کو خلاء میں بھیجا جائے گا اور پھر زمین پر واپس لایا جا سکے گا

ایک ایسا "دماغ" ایجاد کیا گیا ہے جس کے ذریعہ انتہائی تیز رفتار طیاروں کی رفتار پر کنٹرول قائم کیا جا سکے گا۔ اسی طرح پرواز پر قابو پانے کا ایک طریقہ "بیڈان" وضع کیا گیا۔ جس کے ذریعہ فضا میں طیارے آپس میں ٹکرا نہ سکیں گے۔ امریکہ میں اس کا بھی مظاہرہ کیا گیا۔

کیپٹن ڈاکٹر اردن نے امریکی فضائیہ کے ٹربو جیٹ طیارے میں ۱۴۰۴ میل فی گھنٹہ کی پرواز کا نیا ریکارڈ قائم کیا۔

بین الاقوامی جغرافیائی سال

چھیاسٹھ ممالک کے جن دس ہزار سائنسدانوں نے بین الاقوامی جغرافیائی سال کے پروگرام میں حصہ لیا۔ انہوں نے بعض دلچسپ انکشافات کئے۔

(۱) بحرالکاہل کی تہ میں دریائے مسی سی پی کے برابر کوئی ایک ہزار میل لمبا دریا جو بڑی آہستہ خرامی سے بہتا ہے معلوم کیا گیا۔ یہ دریا خط استوا کے ساتھ ساتھ مشرقی جانب کوئی ساڑھے تین ہزار میل بہتا ہے۔

(۲) انٹارٹیکا (بحر منجمد جنوبی) میں نو ہزار فٹ اونچے پہاڑی سلسلہ کا پتہ چلایا گیا۔

(۳) پہلی بار زمین کے مقناطیسی میدان کو عمودی اور متوازی طور پر کامیابی سے ناپنے کا ایک نیا آلہ تیار کیا گیا۔

(۴) سمندر کی سطح سے پہلی بار ثقل GRAVITY کی پیمائش کی گئی۔ اس سے قبل آب دوزوں کے ذریعہ ایسی پیمائش کی جاتی تھی۔

— الیکٹرانک کمپیوٹر کے استعمال سے اب موسم کی پیشین گوئی پانچ دن کی بجائے تین دن پہلے کی جا سکے گی۔

— سائنس دانوں نے یہ معلوم کیا کہ کوہ اینڈیس کی جڑیں زمین میں ۴۰ میل گہرائی تک پہنچی ہوئی ہیں۔

— یہ بھی معلوم کیا گیا کہ آفتابی فضا براہ راست سورج سے زمین تک پہنچتی ہے۔ اور یہ کہ فضا زیادہ تر ہائیڈروجن کے ذرات پر مشتمل ہے جنہیں سورج اگلتا ہے

— راکٹوں کے ذریعہ جو مشاہدات کئے گئے ہیں ان سے اس کی توثیق ہوتی ہے کہ ریڈیو سٹار ٹ ویو (چھوٹی لہروں) کی رو بلیک آؤٹ ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زمین کے اوپر کی فضا میں برقی چارج کے ذرات کی ایک چادر پھیلی ہوئی ہے یہ چادر سورج کے حلقہ CORONA (وہ حلقہ روشنی جو سورج کے گرد گرہن کے وقت دکھائی دیتا ہے) سے نکلنے والی شعاعوں سے پیدا ہوتی ہے جو سورج میں بڑے بڑے شعلے ہوا کے اٹھنے کے وقت نکلتے ہیں۔

بحر منجمد شمالی میں امریکی سائنس دانوں نے ایک تحرک برفانی جزیرے کے بارے میں اعداد و شمار اور حقائق سے بتایا ہے کہ اس بحر کی سطح کے نیچے ایک پہاڑی علاقہ ہے جس کا اب تک کوئی علم نہ تھا۔

زبردست ہوائی جھکڑ کے دوران ان جھکڑوں کے "چشم" یا مرکز میں ایسے بیلون رکھے گئے جن میں ٹرانسمیٹر رکھے تھے۔ تاکہ ہوائی جھکڑوں کی سمت اور رفتار معلوم کرنے کے لئے خود کار نظام وضع کیا جائے —

— بین الاقوامی جغرافیائی سال کے سائنس دانوں نے یہ تخمینہ لگایا ہے کہ زمین کی فضا میں ساٹھ میل کی بلندی کے نیچے دو کروڑ چھیاسٹھ لاکھ ٹن گرد کے متحرک ذرات معلق ہیں۔

انجینئرنگ اور ٹکنالوجی

— ایک ایسے راڈار سسٹم کو ترقی دی گئی ہے جس میں کئی تجسس آلات لگے ہوئے ہیں تاکہ ایک وقت ہی میں مختلف سمتوں سے آنے والی چیزوں کا پتہ لگ جائے۔

— امریکی سائنسدانوں نے پتہ چلایا کہ شارٹ ویو ریڈیو سگنلز سے دنیا کے گرد نصف فاصلہ پر چاند کے توسط سے طویل فاصلہ کی پیغام رسانی کی جا سکتی ہے۔

— زیریں سرخ غیر مرئی شعاعیں آواز کے پیغامات کو طویل فاصلہ تک پہنچانے میں استعمال کی جا سکتی ہیں

— امریکی جوہری آبدوز ناٹیلس نے پہلی بار قطب شمالی میں برف کے تودے کے نیچے آبدوز کے ذریعہ سفر کیا۔ یہ سفر ہوائی سے شروع ہوا اور انگلستان میں ختم ہوا۔ یہ فاصلہ ۸۴۵۱ بحری میل تھا۔

— امریکی جوہری آبدوز "سی وولف" جس میں سو اشخاص سوار تھے سمندر کے نیچے ساٹھ دن تک رہی۔ یہ نیا عالمی ریکارڈ ہے۔ پہلا ریکارڈ ۳۵ دن کا تھا۔

— امریکہ میں پلاسٹک کا عینک کا ایسا عدسہ تیار کیا گیا ہے جس سے ایسے لوگ دیکھ سکیں گے جن کی بینائی کے ڈانڈے نابینائی سے ملتے ہوں اس کے ذریعہ بینائی میں تین سو تا دو ہزار فیصد بہتری ہو جائے گا۔

— امریکی سائنس دانوں نے خودکار طباعت کا ایک ایسا طریق وضع کیا ہے جس سے فی منٹ تین ہزار الفاظ طبع ہو سکیں گے گویا موجودہ طریق سے بیس گنا۔

— ایک برقی دماغ تیار کیا گیا ہے جو انسانی کنٹرول کے بغیر اپنے ماحول اور اطراف و اکناف کی فضا اور اشیاء کو محسوس کر سکتا ہے۔

مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے متعدد دینی مدارس اور سکولوں کا قیام

(بقیہ صفحہ اوّل)

احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی

یہ تقریب صبح ۹ بجے سکول اسمبلی کے اختتام پر سکول کے ہیڈ ماسٹر مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب کی تعارفی تقریر کے بعد مکرم مسعود احمد صاحب نے پہلے غانا کے تاریخی اور جغرافیائی حالات پر روشنی ڈالی اور اسی ضمن میں بتایا کہ وہاں کی ۵۰ لاکھ کی آبادی میں سے پچیس لاکھ کے قریب باشندے بُت پرست یعنی مشرک ہیں۔ وہ نئی روشنی اور جدید تہذیب و تمدن سے کوئی علاقہ نہیں رکھتے باقی ۲۵ لاکھ میں سے ۱۵ لاکھ عیسائی اور دس لاکھ مسلمان ہیں۔ عیسائی تعلیم یافتہ اور بڑی حد تک منظم ہیں۔ اور ہر شعبۂ زندگی میں ملک پر چھائے ہوئے ہیں عیسائی مشنوں نے ہزاروں کی تعداد میں سکول کھول رکھے ہیں۔ جنہیں وہ عیسائیت کی تعلیم دیتے ہیں اس کے بالمقابل وہاں کے مقامی مسلمان باشندوں کا اپنا کوئی سکول یا مدرسہ نہیں ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ساعی اور خاص توجہ کے نتیجے میں جہاں ایک طرف وہاں اشاعت اسلام کے ایک مضبوط نظام کی بنیاد پڑ چکی ہے۔ اور اسلام وہاں کے مشرک اور عیسائی باشندوں میں پھیلنا شروع ہوگیا ہے۔ وہاں دوسری طرف حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت متعدد سکول اور مدارس کا قیام بھی عمل میں آچکا ہے۔ جن کے ذریعے مسلمانوں میں تعلیم کو رواج دینے اور انہیں ترقی کے راستے پر گامزن کرنے کی صورت نکل آئی ہے۔ انہی سکولوں میں سے ایک کماسی کا احمدیہ سیکنڈری سکول بھی ہے۔ جس میں سینئر کیمبرج کے سٹینڈرڈ تک تعلیم دی جاتی ہے۔ اس وقت سکول میں تین صد کے قریب طلبہ تعلیم پا رہے ہیں سکول باقاعدہ حکومت کی طرف سے تسلیم شدہ ہے۔ اور اس میں ہر طرح سے معیاری تعلیم کا انتظام ہے۔ آپ نے سکول کے خوشکن تعلیمی نتائج طریقِ تعلیم اور نصاب وغیرہ کے متعلق دلچسپ پیرائے میں معلومات بہم پہنچائیں اور طلبہ کو اس ملک کے نظام تعلیم سے آگاہ کیا

جماعت احمدیہ غانا

تقریر کے دوران آپ نے غانا میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی احباب جماعت کے جذبۂ قربانی مساجد کی تعمیر اور وہاں کے بارونق جلسہ سالانہ کے ضمن میں بعض نہایت ایمان افروز باتیں بتائیں اور پھر بالعموم وہاں کے افریقن باشندوں کے بعض قومی اوصاف اور ان کی خوبیوں کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ ان کے لوگوں میں تجسس اور ہر بات کی کنہ و حقیقت معلوم کرنے کا مادہ پایا جاتا ہے وہ ہر بات کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ مختلف نظریات کو سننے اور ان پر غور کرنے کے سلسلے میں وہ خاصی حد تک روادار واقع ہوئے ہیں۔ ان میں اسلام کے خلاف وہ تعصب نہیں پایا جاتا جو بالعموم دیگر عیسائی ملکوں میں پایا جاتا ہے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا مقام اور اس کی اہمیت

مغربی افریقہ کے ملکوں مثلاً نائیجیریا، غانا اور سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی طرف سے اب تک جو سکول اور مدارس قائم ہوچکے ہیں اور جو ان ممالک میں مسلمانوں کے واحد تعلیمی ادارے شمار ہوتے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا یہ سب سکول اسی فیضان کے نتیجے میں معرض وجود میں آئے ہیں۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ کو قائم کرکے جاری فرمایا تھا۔ بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کے قائم کردہ سکول خواہ وہ کتنے ہی عظیم الشان کیوں نہ ہوجائیں حتّٰی کہ وہ احمدیہ یونیورسٹیاں بھی جو انشاء اللہ العزیز ان ممالک میں ایک نہ ایک دن ضرور قائم ہوں گی۔ اس مقام اور مرتبہ کو پہنچ نہیں سکتیں۔ جو مرکز کے تعلیمی اداروں کو حاصل ہے۔ ان کی نگاہیں رہنمائی اور تتبع کے لئے جب بھی اٹھیں گی۔ تو مرکز کے انہی تعلیمی اداروں کی طرف اٹھیں گی۔ اور ایک وقت آئیگا یہاں بیرونی ممالک سے احمدی طلبہ کے وفود بھی آئیں گے۔ بیشک یہاں کے اینٹ اور پتھر ان کے لئے کچھ کم بابرکت نہیں ہوں گے لیکن اصل رہنمائی وہ یہاں کے طلبہ سے حاصل کرینگے طبعاً ان کی خواہش ہوگی کہ جو طریقے یہاں رائج ہیں اور جو نمونہ یہاں کے طلبہ کا ہے وہی ہم بھی اختیار کریں۔ پس ان حالات میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلبہ جہاں اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ انہیں ایسے بابرکت اور مقدس سکول میں تعلیم حاصل کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ وہاں انہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان پر مثالی نمونہ پیش کرنیکی بھاری ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے۔ تقریر کے بعد مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے طلبہ کو اپنی زندگیوں میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ جس کے بعد یہ مختصر تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ میں داخلہ

پہلے اعلان کیا گیا تھا کہ داخلہ ۱۵ رجنوری تک رہے گا۔ لیکن چونکہ داخلہ دیر سے شروع کیا گیا ہے اس لئے تین دن کے لئے داخلہ اور بڑھا دیا گیا ہے۔ ۲۰ رجنوری تک داخلہ جاری رہے گا۔ پانچ سال سے کم عمر کے بچے نرسری میں اور پانچ سال کے بچے پہلی جماعت میں لئے جائیں گے۔ دوران سال میں پھر داخلہ نہیں ہوسکے گا۔ (ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ)

اعلان

فضل عمر جونیئر ماڈل اسکول میں ربوہ سے جن بہنوں نے ٹیچر کی اسامی کے لئے درخواست دی ہوئی ہے اُن سے عرض ہے کہ وہ انٹرویو کے لئے ۲۰ رجنوری کو صبح ۱۱ بجے سکول کے دفتر میں پہنچ جائیں۔ ربوہ سے باہر کی درخواستوں پر ابھی غور ہو رہا ہے۔

(ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ)

محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی علالت اور درخواستِ دعا

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی اہلیہ محترمہ کے متعلق کراچی سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایکسرے ٹیسٹ کے نتیجے میں پتہ چلا ہے کہ مرض بفضلہ تعالیٰ شدید نوعیت کا نہیں ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک دو روز تک بجلی کی شعاعوں کے ذریعہ علاج شروع ہوگا۔ احباب توجہ اور التزام سے دعائے صحت کریں۔

درخواست دُعاء

خاکسار کی ہمشیرہ صادقہ جو شیخ نصیر الحق صاحب کی بہو ہیں۔ اپنی بچی کے ہمراہ گنگا رام ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت اور درویشانِ قادیان و صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواستِ دعا ہے۔ (خاکسار شیخ نور الحق ربوہ)

احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن لاہور کا سالانہ تقریری مقابلہ

احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن لاہور نے قبل ازیں اعلان کیا تھا کہ وہ ۲۰ رجنوری ۱۹۵۹ء کو وائی ایم سی اے بورڈ روم میں ایک مباحثہ منعقد کروا رہی ہے۔ دراصل وہ مباحثہ نہیں تقریری مقابلہ ہوگا جس میں مختلف مقررین اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں گے کہ:-

"دیانت کے بغیر خدمت کا تصور ممکن نہیں"۔

جو احمدی طلباء اس میں حصہ لینا چاہتے ہوں وہ اپنے اسماء ۱۹ رجنوری تک سیکرٹری ایسوسی ایشن کو بھجوا دیں۔

سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن
۲۳۔ وولنر ہوسٹل۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور